OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u10.127-148

”شہر مدینہ ایسا ہے“از حافظ محمد حسین حافظ ؔ کا فکری جائزہ

Intellectual review of "Shahar-e-Madina Aisa Hai"
by Hafiz Muhammad Hussain Hafiz

Saima Iqbal
Lecturer, Urdu Department, Govt. College University Faisalabad.

Rubina Yasmeen
Urdu Department, Govt. College University Faisalabad.

Aneesa Afzal
Scholar, Urdu Department, Govt. College University Faisalabad.

Received on: 10-10-2021 Accepted on: 11-11-2021

Abstract

Hafiz Muhammad Hussain Hafiz(1993-2010) is from Faisalabad,Pakistan. He is very successful Punjabi poet.At the public level ,his Natya Kalam is still read with great relish.He used to write in Urdu from time to time. God-given ability and extensive personal study, as well as the lifelong companionship of scholars, his thoughts and writings produce many virtues.Naat is fact a statement of the attributes of the Holy Prophet (PBUH). The Holy prophet is beloved of Allah and His creatures. He is the cause of the creation of the universe and the mercy of the worlds. His example of beauty is the best example for all believers.Hafiz Muhammad Hussain, s book "Shahar-e-Madina Asia Hai" in his naat has mentioned the caste, attributes and virtues of the Holy Prophet in a beautiful way.If his Naats are carefully studied,then the first of all his theory of Naat comes to the fore.His two Naatiya books " Sarkar ki Gali Main" and " Shahar –e- Madina Aisa Hai" are in Urdu. In this article an intellectual review of his Natya book " Shahar Madina Aisa Hai" has presented.

Keywords: Hafiz Muhammad Hussain Hafiz, Naat, Poet, intellectual review, Shahar Madina Aisa Hai

تعارف

حافظ محمد حسین حافظ ؔ کا تعلق پنجاب کے دوسرے بڑے اور پاکستان کے تیسرے بڑے شہر فیصل آباد سے ہے۔ وہ عوامی سطح کے بے حد کامیاب پنجابی شاعر ہیں۔ان کا نعتیہ کلام آج بھی بڑے ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ایک وقت تھا جب پاکستان کی اکثر مسجدوں میں محمد علی ظہوری قصوری،اعظم چشتی اور صائم چشتی کے ساتھ حافظ محمد حسین حافظ ؔ ہی کا کلام سب سے زیادہ پڑھا جاتا تھا۔

پاکستان کے مشہور نعت خواں حافظ طاہر بجلی،محمد علی ملتانی،عبدالستار نیازی،بدرالدین بدر گوجروی اور موجودہ دور کے نعت خواں پروفیسر عبدالرئوف روفی ان سے فرمائش کر کے اپنی من پسند دھنوں میں نعتیں لکھوایا کرتے تھے۔ان کی عمومی شہرت پنجابی شاعر کی ہے،اگرچہ ان

کی تمام کتابیں تاحال یکجا، کلیات کی صورت میں شائع نہیں ہو سکیں، لیکن ان کے صاحبزادے محمد مطلوب عالم کے بقول ان کی کل کتابوں کی تعداد 50 کے قریب ہے۔(۱)

حافظ محمد حسین حافظؒ کبھی کبھار اردو زبان میں بھی کلام کہا کرتے تھے ان کی دو نعتیہ کتابیں "سرکار کی گلی میں" اور "شہر مدینہ ایسا ہے" اردو زبان میں ہیں۔ اس مضمون میں ان کی نعتیہ تصنیف "شہر مدینہ ایسا ہے" کا فکری جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پیدائش

حافظ محمد حسین حافظؒ کی پیدائش چودھری رحمت اللہ کے ہاں 1933ء میں ہوئی۔ یہی تاریخ پیدائش ان کے قومی شناختی کارڈ پر بھی درج ہے۔ خود حافظ محمد حسین حافظؒ نے بھی اپنے حالات زندگی لکھتے ہوئے بتایا ہے کہ:

"میری پیدائش کا سال 1933ء ہے۔"(۲)

حافظ محمد حسین حافظؒ کے سال ولادت کا تو علم ہے لیکن وہ 1933ء کے کس مہینے میں کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور اس تاریخ کو کونسا دن تھا؟ یہ استفسار بسیار کے باوجود معلوم نہ ہو سکا۔

وفات

۲۰۰۵ء میں جب حافظ صاحب کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی تو جسمانی طور پر بہت نحیف ہو چکے تھے۔ آہستہ آہستہ آپ کی صحت بہت خراب ہو گئی آخر کار مالک حقیقی کے بلانے پر آپ ۱۷ مئی ۲۰۱۰ء کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

شخصیت

حافظ محمد حسین حافظؒ کی شخصیت دینی غیرت سے عبارت تھی۔ وہ نماز روزے کے بہت پابند تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی تدریس ان کی زندگی کا سب سے خوشگوار پہلو تھا۔ انھوں نے جب تک وہ کما سکتے تھے، صرف رزق حلال اپنی اولاد کو کھلایا۔ وہ کاروبار میں ایمانداری کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ جب تک پوشش کا کام کیا، کام کی انتہائی نفاست کے باوجود، وہ بہت مناسب دام لیتے۔ وہ کام کے دوران میں آنے والے مہمانوں سے بھی خندہ پیشانی سے ملتے۔ چائے پانی سے ان کی تواضع بھی کرتے۔ باتیں بھی کرتے لیکن ہاتھ کام کرنے میں مصروف رکھتے۔

انھوں نے عمر بھر نعت گوئی اور درس قرآن کا فریضہ سرانجام دیا، لیکن کبھی کسی سے اس سلسلے میں کسی رقم کا تقاضا نہ کیا۔ وہ شاعری میں اپنے شاگردوں اور قرآن پاک حفظ کرنے والی بچیوں سے بھی کسی قسم کی کوئی نذر، وظیفہ یا فیس وغیرہ کبھی نہ لیتے۔ وہ یہ سب کچھ خدمت اسلام سمجھ کر کرتے۔

حافظ محمد حسین حافظ کی شخصیت خود ان کے بقول دو (2) حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو عمر کے پہلے 50 برسوں پر مشتمل ہے، نسبتاً جلالی کیفیت کا حامل تھا اور عمر کے آخری ستائیس (27) برس ان کی شخصیت کے تمام پہلو بہت جمالی ہو گئے تھے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

''میری زندگی کے پہلے پچاس برس آج سے مختلف گزرے ہیں' جب میں آج سے اٹھارہ برس قبل' پلٹ کر دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے آپ پر بے حد افسوس ہوتا ہے۔ آج سے قبل میرے مزاج میں اتنی شدت تھی کہ میں کسی کی غلط بات یا غلط حرکت برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ طبیعت میں اتنا جلال تھا جس کی وجہ سے مجھ سے ہر ایک خوفزدہ رہتا تھا۔۔۔۔ تمام گھر والے ہمیشہ میرے سامنے سہمے سہمے سے رہتے تھے' یہاں تک کہ میری بیوی بھی مجھ سے خوفزدہ رہتی تھی۔ میں چھوٹی چھوٹی بات پر ہر ایک کو ڈانٹ دیتا تھا۔۔۔۔ جب میں نے محسوس کیا کہ سب لوگ مجھ سے دور بھاگتے ہیں' صرف میرے سخت رویے کی وجہ سے' تو میں نے اندر والے آدمی کا گلا دبا کر ختم کر دیا۔ اب اس کی جگہ پیار' محبت کرنے والے انسان نے لے رکھی ہے' جو ہر ایک سے محبت کرتا ہے۔ کسی کا دل نہیں دکھاتا اور کسی کو فضول ناراض نہیں ہونے دیتا۔۔۔۔ لیکن گستاخان مصطفیﷺ سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔ کیونکہ میں قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمدؒ کا مرید ہوں عقائد کے معاملے میں میں اپنے آقا و مرشد کا ہی پیروکار ہوں۔''(۳)

علمی و ادبی آثار

حافظ محمد حسین حافظ اگرچہ دنیاوی لحاظ سے بہت زیادہ پڑھے لکھے شخص نہیں تھے۔ پرائمری کی صرف چار جماعتیں ہی پڑھی تھیں، لیکن خداداد صلاحیت اور وسیع ذاتی مطالعے نیز اہل علم کی عمر بھر کی صحبت نے ان کی سوچوں اور تحریروں نے بہت سی خوبیاں پیدا کر دی تھیں۔ ان کی کتابیں پنجابی ادب کے علاوہ اردو ادب کے لیے بھی قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حافظ محمد حسین حافظ نے تصنیف ''شہر مدینہ ایسا ہے'' میں اپنے 29 (انتیس) شعری مجموعوں کی تفصیل درج کی ہے۔ جن میں ''حضور بشر نے کہ نور نے''، ''رحمتاں دی کان''، ''نور دی بارش''، ''جھبدے کنڈے''، ''حضور ﷺ دی حضوری''، ''حبیب اعظم''، ''جام نور''، ''حوادی بیٹی'' وغیرہ اہم نعتیہ کتابیں ہیں۔

نعت

نعت وہ نظم ہے جس میں نبی ﷺ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ جس میں رسول ﷺ کی ذات، صفات، اخلاق اور شخصی حالات وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ ابن منظور ''لسان العرب'' میں نعت کی تعریف یوں کرتے ہیں:

''نعت کا معنی کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگر انواع سے افضل ہونا لکھا ہو۔''(۴)

مولانا سعد حسن خان (مترجم) عربی لغت ''المنجد'' میں لفظ نعت کے یہ معانی بیان کرتے ہیں:

''نعتیہ (ف) نعتا: تعریف کرنا، بیان کرنا۔''(۵)

ان مندرجہ بالا عربی لغات میں نعت کا مجموعی طور پر معانی بنی مکرم ﷺ کی تعریف و ثناء کے ہیں۔ ہر وہ تعریف چاہے اس کا طرز بیان تحریر کی شکل میں ہو یا تقریر کی، جب نعت کا لفظ آئے تو فوراً ہی اس کا معانی آپ ﷺ کی تعریف و توصیف ہی ہوگا۔ ڈاکٹر طلحہ رضوی برق یوں رقم طراز ہیں:

''نعت اس کلام منظوم کو کہتے ہیں جو کہ حضور انور محمد ﷺ کی شان اقدس میں زیب قرطاس ہو۔''(۶)

ڈاکٹر افضال احمد انور کے نزدیک:

"لغوی معنی کے اعتبار سے نعت رسول اکرم ﷺ کی خوبیوں کا بیان ہے۔"(۷)

نعت کا لفظ اپنے اندر وہ تمام تر خصائص و کمالات رکھتا ہے، جن کا تعلق آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہو۔ چاہے اس کا تعلق آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے ہو یا صورت مبارکہ سے ہو۔

"شہر مدینہ ایسا ہے" کا فکری جائزہ

'شہر مدینہ ایسا ہے' حافظ حسین کی نعتیہ کتاب ہے۔ یہ اردو زبان میں ہے۔ اس کتاب کے کل ۲۰۶ صفحات ہیں۔ یہ جولائی ۲۰۰۰ء میں لاہور سے نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کا انتساب 'شہر نبی کے نام' ہے۔ اب ہم اس کتاب کا فکری جائزہ پیش کرتے ہیں۔

کوئی بھی شاعر اپنے کلام میں جو سوچ، مضمون یا خیال (Thought) پیش کرتا ہے، اسے اس شاعر کی فکر کہا جاتا ہے۔ فکری جائزہ سے مراد ہے کسی بھی شاعر کے کلام میں موجود اس کے افکار، تصورات اور خیالات کا جائزہ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ فکر یا سوچ سے مراد کیا ہے؟

سید عابد علی عابد اسے ایک ذہنی عمل قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ نفسیات کی ایک اصطلاح بھی ہے۔ ان کے لفظوں میں:

"یہ (فکر) وہ ذہنی عمل ہے جس سے کام لے کر ہم مقدمات کو ترتیب دیتے ہیں، اور نتائج کا استنباط کرتے ہیں۔"(۸)

لفظ فکر کے معنی وارث سرہندی نے درج ذیل تحریر کیے ہیں

"تردد، احتمال، اندیشہ، دغدغہ، دھیان، سوچ، خیال، غور، تامل، حاجت، ضرورت، پروا، غم، رنج، تدبیر۔"(۹)

یہاں حافظ محمد حسین حافظؔ کی کتاب "شہر مدینہ ایسا ہے" کے فکری جائزے کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ ان کے کلام کے موضوعات و مضامین کا جائزہ لیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ان کے ہاں عمومی مضامین و موضوعات کیا ہیں، اور انھوں نے کون سے افکار و نظریات اس کتاب میں پیش کیے ہیں۔

ثنائے باری تعالیٰ

حافظ محمد حسین حافظؔ نے خالق کون و مکاں اور مالک زمین و زماں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بہت زیادہ حمد و ثناء پیش کی ہے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو ازلی و ابدی، باقی و لافانی اور بے نظیر و بے مثال قرار دیتے ہوئے اپنی بندگی اور محبت کا شعروں میں جگہ جگہ اظہار کیا ہے۔ مثلاً "شہر مدینہ ایسا ہے" کی پہلی نظم کا عنوان "حمد باری تعالیٰ" ہے۔ اس نظم میں وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کی صفت و ثناء کس خوبی سے بیان کرتے ہیں۔

اے رب دو جہان تیری ذات لازوال ہے۔ (ص19)

دوسری جگہ کہتے ہیں:

جہاں میں ترا کوئی شریک نہ مثال ہے۔ (ص19)

وہ کائنات کے ہر وجود میں اللہ تعالیٰ کی شان دیکھتے ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا وجود سمجھ میں نہیں آسکتا کیونکہ وہ مخلوق میں سے کسی وجود جیسا نہیں ہے۔ اسی لیے وہ ایسی ہستی ہے، جس کی تشبیہ یا مثال ممکن نہیں۔

[مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہے کہ وہ شان یکتائی کا اظہار کیسے کرتے ہیں۔]

بیان صفات خداوند کریم

حافظؔ صاحب نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔ ان کے نزدیک اللہ کی ذات بے مثال ہے اور اس کی تمام صفات بھی بے مثال ہیں۔ صفات اس کی مخلوق میں بھی ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ مخلوق میں جس بھی وجود کی جو بھی صفات ہیں، وہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں، لہٰذا مخلوق میں کسی کی صفات بھی ذاتی نہیں ہیں، بلکہ عطائی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ جو بظاہر کہیں نظر نہیں آتا وہ ہر شے میں اپنی عطائوں کے ساتھ ظہور پذیر ہے۔

یہ صورتیں ہیں سب تری، سبھی میں نور ہے ترا۔

ہر ایک رنگ، روپ میں ہی بس ظہور ہے ترا (ص19)

وہ اس عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے پہلے کچھ نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی بنانے کا ارادہ کیا تو صرف لفظ ""کن"" کہہ کر اسے بنا دیا۔ لہٰذا یہ ساری کائنات دراصل اسی خالق کا وہ خیال ہے۔ جو اس کے لفظ کن کہنے سے وجود پا گیا ہے۔

تو تب بھی تھا مرے خدا کہ جب کہیں یہ کچھ نہ تھا۔

جو تو نے لفظ ""کن"" کہا، جو چاہا تو نے ہو گیا۔

وجود کائنات بھی، یہ تیرا اک خیال ہے (ص21)

مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ حافظؔ صاحب، اپنے خالق و مالک کو وحدہٗ لاشریک لہ مانتے ہیں۔ کوئی اس جیسا نہیں ہے نہ اس کی ذات جیسی کسی کی ذات ہے۔ نہ اس کی کسی ایک صفت جیسی کسی کی صفت ہے۔ وہ ذات و صفات کے حوالے سے بے نظیر و بے مثال ہے۔ اگر اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس کوئی صفت ہے بھی تو یہ اس مخلوق کی ذاتی صفت نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ ہے۔

ہر مخلوق کے لبوں پر تسبیح خدا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانوں اور زمین نیز ان کے مابین جو بھی کچھ ہے، سب کے ہونٹوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح جاری ہے۔

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا (پاکی بیان کرتا) ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بادشاہ کمال پاکی والا، عزت والا، حکمت والا

ہے۔(۱۰)

حافظ محمد حسین حافظؔ نے اپنی حمدیہ نظم "اللہ ھو" میں اس مضمون کو بڑی تفصیل اور باریک بینی سے پیش کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ عرش علیٰ یا باغ نعیم، چاند سورج ہوں یا کہسار و آبشار سب کی زبان پر اللہ ھو کا نعرہ گونج رہا ہے۔یہ سارے مضامین قرآن مجید کی مختلف آیات مبارکہ ہی سے اخذ کیے گئے ہیں۔جس سے یہ نتیجہ نکالنا عین حقیقت ہو گا کہ حافظ محمد حسین حافظؔ نعتوں کا مواد زیادہ تر قرآن مجید ہی سے لینے کی کوشش کرتے ہیں۔اس سے ان کا فکری قد کاٹھ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ہے یہی چاند سورج ستاروں کا ورد

کوہساروں کا اور آبشاروں کا ورد

یہی پڑھتا ہے مرغ سحر خوش گلو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو (ص22)

حافظؔ صاحب کا کہنا ہے کہ اسی ذکر "اللہ ہو" سے نفس ٹھیک ہو گا۔اسی وظیفہ سے دل میں نور آئے گا اور دل میں بسے ہوئے سب صنم ٹوٹ جائیں گے، شرط صرف یہ ہے کہ انسان اللہ ھو کے ذکر کا ورد کبھی ختم نہ کرے۔اسی ورد کے اندر اللہ تعالیٰ کی بے حد رحمتیں پوشیدہ ہیں۔آخر میں حافظؔصاحب آرزو کرتے ہیں کہ کاش نزع کے وقت بھی ان کی زبان پر اللہ ھو کا یہ ذکر جاری رہے۔

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کا ذکر

حافظؔ صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔اس نے اپنی مخلوق پر بے شمار احسانات فرمائے ہیں۔اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق کا صرف مالک و مولا ہی نہیں بلکہ ملجا و ماویٰ بھی ہے۔

آقا بھی تو ہے مولا بھی تو ہے

ملجا بھی تو ہے ماویٰ بھی تو ہے

کتنے ہیں احسان تیرے جہاں پر

الحمد للہ الحمد للہ (ص22)

نعتیہ مضامین

نعت دراصل حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا بیان محبت ہے۔رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ اور خلائق کے محبوب ہیں۔وہ باعث تخلیق کائنات ہیں اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ان کا اسوۂ حسنہ سب اہل ایمان کیلئے بہترین نمونہ ہے۔سچ تو یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی صفات مبارکہ اور آپ کے احسانات عظیمہ کا کماحقہٗ بیان کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔نعت گو بھی صرف اتنا ہی ذکر کر سکتے ہیں، جتنی توفیق خداوندی ہو۔آپ ﷺ کی صفات کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ بھی بے مثال ہے۔آپ حسن ظاہری و باطنی سے اس طرح نوازے

گئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین پیدا نہیں کیا۔

حافظ محمد حسین حافظؔ کی کتاب "شہر مدینہ ایسا ہے" میں آپ کی لکھی ہوئی نعتوں میں ذات وصفات واحسانات رسول کریم ﷺ کا ذکر جمیل، دلکش انداز میں ہوا ہے۔ ان کی نعتوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو سب سے پہلے ان کا نظریۂ نعت سامنے آتا ہے۔

حافظ محمد حسین حافظؔ کا نظریۂ نعت

حافظ محمد حسین حافظؔ نبی پاک ﷺ کی تعریف وتوصیف کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی توفیق اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے کرم کا نتیجہ سمجھتے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کی صفت وثنا کو دل وجان کا ورد اور وظیفہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نعت گوئی اصل میں عبادت کی ایک خوب صورت شکل ہے۔ حافظؔ صاحب سمجھتے ہیں کہ ان کے نعتیہ افکار ان کے ذاتی خیالات نہیں بلکہ یہ عطائے خداوندی ہے جو بذریعہ جبریل امین ان تک پہنچتی ہے۔

وہ نعت گوئی کے تقدس کے پیش نظر پہلے باوضو ہو کر، خوشبو لگا کر اور درود پاک ﷺ پڑھ کر نعت لکھتے ہیں۔ اس پر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے اور ان کے ارد گرد کا ماحول بھی مہکنے لگتا ہے۔

پاک کرتا ہوں زباں، پہلے درود پاک سے

جب بھی ممدوح دو عالم ﷺ کی ثناء کہتا ہوں میں
مجھ کو جبریل امیں ہی دیتے ہیں حسن خیال

جب کبھی نعت محمد مصطفیٰ ﷺ کہتا ہوں میں
(ص33)
ہے ثنائے مصطفیٰ جز و عبادت، جز و دیں
(ص34)
تب ہی نعت پاک حافظؔ برملا کہتا ہوں میں

ہر حرف ہے حدیث کا گفتار مصطفیٰ ﷺ

قرآن کی ہیں سورتیں کردار مصطفیٰ ﷺ

حافظؔ صاحب کا یقین بلکہ ایمان ہے کہ نعت آدمی اپنی کوشش سے نہیں کہہ سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول اکرم ﷺ کی رحمت و محبت شامل حال نہ ہو، نعت نہیں کہی جاسکتی۔ وہ نعت کو اللہ تعالیٰ توفیق قرار دیتے ہیں۔ حافظ محمد افضل فقیرؒ کا بہت مشہور مصرع ہے۔۔۔ع ۔۔۔توصیف پیغمبر ﷺ ہے توفیق خداوندی... حافظ محمد حسین حافظؔ کا بھی بالکل یہی خیال ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو نعت گو نعتیہ کلام کہتا ہے یا جو نعت خواں نعتیہ کلام سنتا ہے، یہ سب کچھ اللہ جل شانہٗ کی توفیق وامداد کے بغیر ممکن نہیں۔

وصف محبوب خدا کس سے رقم ہوتا ہے

نعت ہو جاتی جب ان کا کرم ہوتا ہے (ص100)

ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دعا دی تھی۔ اے حسان! اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کے ذریعے تیری مدد فرمائے۔ حافظؔ صاحب بھی اسی حدیث پاک کے پیش نظر نعت کہتے ہوئے جبریلی تائید وامداد کے خواہاں رہتے ہیں:

مجھ کو جبریل امیں ہی دیتے ہیں حسن خیال

جب کبھی نعت محمد مصطفیٰ ﷺ کہتا ہوں میں (ص33)

مندرجہ بالا شواہد حافظ محمد حسین حافظؔ کا مضبوط اور وسیع نظریہ نعت اہل ادب کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ نعت کے حوالے سے ان کے خیالات وتصورات بہت قابل قدر ہیں، یہی سبب ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ اہل ادب نے بھی حافظؔصاحب کی دل سے تعظیم کی اور ان کی نعتوں کو آنکھوں پر رکھا اور دل سے پسند کیا۔

اپنے نعتیہ کلام کے کچھ اوصاف کا ذکر خود حافظؔ صاحب نے بھی کیا ہے:

''میرے اشعار میں ابہام نہیں ہوتا، خلاف شرع اشعار نہیں کہتا۔ ابتدائی شاعری میں ہو سکتا ہے کہ کوئی مصرعہ خلاف دیں ہو۔ سادے سادے الفاظ میں صاف صاف بات کرتے جاتا ہوں۔ میرے کام کو زیادہ تر خواتین نعت خواں پڑھتی ہیں۔ اور عوام پسند کرتے ہیں... باقی میرے نزدیک وہ شعر شعر ہی نہیں جس کا تعلق حقیقت سے نہ ہو، یا پڑھنے والا لفظ کی شکل بگاڑ کر پڑھے، یا مترنم کی لے پر کوئی بوجھ پڑے۔(۱۱)

عشق رسول ﷺ

عشق رسول ﷺ نعت شریف کے لوازمات میں ایسا موضوع ہے، جس کا ذکر آتے ہیں ایک عاشق رسول ﷺ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جذبات مچلنے لگتے ہیں، سوز وگداز قلب روح کو گرمانے لگتا ہے۔ محبت کی چنگاریاں اندر ہی اندر سلگنے لگتی ہیں، اور دل و جان

کائنات، نبی رحمت ﷺ کی جانب کھنچے لگتا ہے۔ دیدار مصطفیٰ ﷺ اور روضۂ انور کی تمنا موجیں مارنے لگتی ہے۔ بلاشبہ عشق رسول ﷺ ایمان کی جان ہے، لہٰذا نعت گو شاعر کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپ ﷺ سے والہانہ پیار اور سب سے بڑھ کر عشق و محبت رکھتا ہو۔ حافظ محمد حسین حافظؔ کی زندگی، شخصیت اور شاعری کا سب سے بڑا اور سب سے اہم حوالہ بھی ان کا عشق رسول ﷺ ہی ہے۔

جو بھی رکھتا ہو متاع درد عشق مصطفیٰ ﷺ

کیا ٹھکانہ ایسے دل کے دامن بھرپور کا (ص46)

حافظؔ صاحب سب سے زیادہ ذات مصطفیٰ کریم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔ اسی لیے انھیں حضور اکرم ﷺ کی تمام مناسبتوں سے بھی بے پناہ محبت ہے۔ جیسے آپ ﷺ کا نام پاک، آپ ﷺ کا شہر پاک، اور اس شہر پاک کے ذرے ذرے سے حافظؔ صاحب کو بے حد محبت ہے۔ ان کے عشق رسول ﷺ کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا ﷺ کی جدائی میں بے چین ہو کر روتے رہتے ہیں۔

سدا ہی برسیں یہ میرے نیناں نہ دن کو چیناں نہ رات چیناں

تڑپتا رہتا ہوں ہر گھڑی میں تمہارا لے لے کے نام کہنا (ص64)

مدینہ منورہ کی توصیف کی حد اس پر ہوتی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ میں وفات پانے اور جنت البقیع میں دفن ہونے کی آرزو کرنے لگتے ہیں اور اس دعا کو اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتے ہیں۔

میں مدینہ کی ہی گلیوں کا رہوں بن کے فقیر

روضۂ سرکار پر آئے قضا میرے خدا

جب لحد میں بعد مرنے کے اتارا جاؤں میں

ہو مدینہ پاک کی ٹھنڈی ہوا میرے خدا (ص77)

تعظیم مصطفیٰ ﷺ اور آداب مدینہ منورہ

حافظؔ صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ادب رسول پاک ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کی نسبت کی وجہ سے ہر وہ چیز قابل

احترام ہے۔ جس کا تعلق آپ ﷺ سے ہے۔ اسی طرح مدینہ منورہ جسے آپ ﷺ کے مسکن و مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے کے آداب کو بھی حافظؔ صاحب نے جگہ جگہ بیان کیا ہے۔

سانس بھی اونچی نہیں لیتا مدینہ پاک میں

ہو جو واقف تیرے آقا شہر کے دستور کا (ص46)

قبلہ گاہ عاشقاں روضہ ترا
سجدہ گاہ قدسیاں روضہ ترا (ص77)

عرش سے بھی اونچا ہے اس کا مقام (ص48)
ہے مرے آقا جہاں روضہ ترا

مدینہ منورہ کی توصیف

حافظؔ محمد حسین حافظؔ سچے عاشق رسول اکرم ﷺ ہیں۔ قاعدہ ہے کہ محبوب ﷺ کی ہر چیز بھی پیاری لگتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حافظؔ صاحب نبی اکرم ﷺ کے شہر مقدس مدینہ منورہ کی بہت شان بیان کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مدینہ منورہ ایسا شہر ہے جس کو دیکھنے سے جی کبھی نہیں بھرتا۔ مدینہ منورہ میں محبوب اعظم ﷺ کا روضہ پاک ہے۔ اس روضے کی ہر چیز اور ہر منظر بے حد دل کش ہے۔ وہاں جا کر دیکھنے والوں کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی جنت میں آ گیا ہو۔

دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا، شہر مدینہ ایسا ہے

آنکھوں کو جو ٹھنڈک بخشے، گنبد خضرا ایسا ہے (ص26)

یوں لگتا ہے جیسا کہ حافظؔ صاحب رات دن مدینہ منورہ کی سوچوں میں گم رہتے ہوں۔

مری فکر میں مدینہ، مرے ذکر میں مدینہ
مری سوچ میں مدینہ ، مری گفتگو مدینہ (ص44)
مری چاہتیں مدینہ، مری آرزو مدینہ

مدینہ منورہ میں انھیں مساکین کی طرح زندگی بسر کرنا سب سے بڑا اعزاز حیات لگتا ہے، چنانچہ وہ اس کی آرزو کرنے لگتے ہیں:

دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا' شہر مدینہ ایسا ہے

آنکھوں کو جو ٹھنڈک بخشے' گنبد خضرا ایسا ہے (ص26)

یوں لگتا ہے جیسا کہ حافظؔ صاحب رات دن مدینہ منورہ کی سوچوں میں گم رہتے ہوں۔

مدینہ منورہ میں حاضری کی خواہش

ہر عاشق رسول ﷺ کی طرح حافظؔ صاحب بھی مدینہ منورہ کی حاضری کے لیے بہت تڑپا کرتے تھے۔ اگرچہ انھیں دو مرتبہ وہاں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی لیکن اس آرزو میں کمی آنے کی بجائے اور زیادہ شدت پیدا ہوتی گئی۔

دنیا میں کسی جا بھی لگتا نہیں دل اس کا

رہ آئے جو خوش قسمت دن چار مدینے میں (ص43)

در پہ لے آئے اڑا کر جو وجود عشق کو

آپ کے قدموں کے جو ڈر ڈر کے چومے سب نشاں

وہ مرے ذوق ادب کو خوف اور ڈر دیجئے (ص38)

مدینہ منورہ میں وفات کی آرزو

ہر سچے عاشق رسول ﷺ کی دلی آرزو ہے کہ اسے آخری وقت مدینہ منورہ میں نصیب ہو اور اسے حضور اکرم ﷺ کے قدموں میں دفن ہونے کی عزت نصیب ہو جائے۔ یہ مضمون حافظ محمد حسین حافظؔ کے ہاں خاص طور پر جگہ جگہ ملتا ہے۔

واپس آئیں دل نہیں کرتا ' چھوڑ کے ان کی چوکھٹ کو

جان بھی دے دیں حافظؔ در پر ' جی میں آتا ایسا ہے (ص27)

آپ کے قدموں میں مرنے کی ہے خواہش بس مجھے

وقت آخر میرے سر کو اپنا ہی در دیجئے (ص38)

میں عاشق نبی ﷺ ہوں حسرت یہی ہے میری

دم واپسی ہو یارب میرے روبرو مدینہ (ص44)
جب موت آئے یارب روضہ ہی روبرو ہو
حافظ کے دل کی مولا پوری یہ آرزو ہو
سر ہو نبی کے در پر ، جس وقت تو قضا دے
حسرت مری مٹا دے ، دل کی لگی بجھا دے (ص51)

بے مثل رسول کی بے مثل شان

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو بے مثل بنایا ہے۔ آپ کی ہر شان انسانی سوچ سے بالا ہے۔ ان کی عظمتوں اور رفعتوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ حضرت ملا معین الواعظ الکاشفی الہروی کا بیان ہے:

"آپ ﷺ کے پاس اخلاق حمیدہ، اوصاف پسندیدہ، حلیم، عفو، شجاعت، سخاوت، اقارب واعزہ سے حسن معاشرت اور تمام مخلوقات سے شفقت و رافت، وعدہ ایفائی، صلہ رحمی، تواضع، عدل، امانت، عفت، صدق و وقار، مروت، زہد و قناعت، غرضیکہ تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف شریفہ باکمال و تمام اعتدال سے، آپ ﷺ کی ذات میں یکجا تھے کہ اس سے بڑھ کر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔"(۱۲)

حافظؔ صاحب نے انھی خیالات کو اپنی لکھی ہوئی نعتوں میں جابجا پیش کیا ہے، ان اشعار سے پتہ چلتا ہے آپ ﷺ بے نظیر و بے مثال ہیں۔

رسولوں میں سارے رسولوں سے اعلیٰ
خدائی میں ساری خدائی سے یکتا
کہاں سے کوئی لائے ثانی تمہارا
تمہی ثانی اپنے ، مرے مصطفیٰ ﷺ ہو (ص31)
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے
وہی زیب عرش بریں ہوئے
کوئی اور عرش پہ جو گیا
نہیں ان کے بعد کوئی نہیں (ص60)

حضور پر نور ﷺ صورت و سیرت ہر لحاظ سے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، کی واحد مثال ہیں۔ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ واخلاق عالیہ پر کوئی جتنا غور کرے گا، وہ اتنا ہی آپ ﷺ کا گرویدہ ہوتا چلا جائے گا۔

اسماء والقاب رسول اکرم ﷺ کا استعمال

حضور نبی کریم ﷺ کے دو نام مبارک (i) محمد ﷺ (ii) احمد ﷺ تو بہت مشہور ہیں۔ بعض کتابوں میں آپ ﷺ کے صفاتی نام مبارک بھی درج ہیں۔ اکثر لوگ آپ ﷺ کے ننانوے (99) نام مبارک جانتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اسماء والقاب کی تعداد ہزاروں سے بھی زیادہ ہے۔ حافظ محمد حسین حافظؔ نے اپنی لکھی ہوئی نعتوں میں آپ ﷺ کے مختلف اسماء مبارکہ اور القابات پاک کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے،

تمہی مصطفیٰ ﷺ ہو تمہی مجتبیٰ ہو
تمہی زینت عرش رب العلیٰ ہو
تمہارا ہی طالب ہے خالق تمہارا
تمہی نور یزداں حبیب خدا ہو (ص30)

ذکر نور مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے نور پاک سے پیدا فرمایا، حدیث پاک ہے۔

"حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، مجھ کو خبر دیجیے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا...اس حدیث سے نور محمد ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔"(۱۳)

حافظؔ صاحب کے کلام میں حضور کریم ﷺ کے نور پاک کا ذکر بھی موجود ہے جو عجب لطف دیتا ہے۔

میں نور مصطفیٰ ﷺ سے ہر گھڑی معمور رہتا ہوں
اسی کی چاہتوں کی مستیوں میں چور رہتا ہوں (ص86)

ذکر احسانات مصطفیٰ ﷺ

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے نور پاک کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنایا ہے۔ پھر سب کائنات اسی نور پاک سے پیدا کی گئی۔ اس حوالے سے آپ ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ گویا کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے معرض وجود میں آنے کے لیے آپ ﷺ کا احسان مند ہے۔

فرش ہو یا عرش اعظم یا کہ ہو باغ جناں
سرور کونین ﷺ کو سب کی بنا کہتا ہوں میں (ص72)

آپ ﷺ کے احسانات کا سلسلہ بے حد وسیع ہے۔ آپ ﷺ نے گمراہوں کو ہادی بنا دیا ہے۔ دشمنوں میں بھائی چارہ قائم کیا۔ بکریاں چرانے والے عربوں کو تاج و تخت کا وارث بنایا۔ دنیا کو تہذیب اور تمدن کی راہ دکھائی۔ شرک، بدعت، ظلم، جہالت اور گناہ کے راستے کو چھوڑ کر توحید، ایمان، اعلیٰ اخلاق، نیکی اور امن کا راستہ دکھایا۔ الغرض حضور پاک ﷺ کے اہل اسلام اور عام انسانوں پر بلکہ کائنات کے ذرے ذرے پر بے شمار احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

''وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین''(۱۴)

اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔(۱۵)

اس سے ظاہر ہے کائنات کے ہر جاندار اور ہر چیز نے آپ ﷺ کی رحمت سے فیض اٹھایا ہے۔

رحمتیں ہیں سارے عالم کے لیے جن کا وجود
ان کے اسم پاک کو دافع بلا کہتا ہوں میں (ص72)

معجزات رسول ﷺ کا بیان

معجزہ وہ خرق عادت کام ہے جو خدا کے فضل کے باعث کسی نبی سے صادر ہو۔ سید احمد دہلوی کے لفظوں میں:

''عاجز کرنے والا۔ وہ بات جس کے کرنے پر انسان قادر نہ ہو۔ خرق عادت، کرامات، قانون قدرت سے بڑھ کر واقعہ، اعجاز، نبیوں کے کرشمے، حیرت میں ڈالنے والی بات، انوکھی بات۔ وہ خرق عادت جس کے موافق نبی کے سوا دوسرا نہ کر سکے۔''(۱۶)

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ کو بے شمار معجزات سے نوازا ہے۔ حق یہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ بہت بڑا معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو جتنے معجزات انفرادی طور پر دیے، وہ سب مجموعی طور پر ہمارے آقا ﷺ کو عطا کیے۔ یہاں تک کہ آپ کے کچھ معجزات ایسے بھی ہیں جو باقی پیغمبروں کو عطا نہیں ہوئے۔ جیسے معجزۂ شق القمر، معجزہ معراج وغیرہ۔ آپ ﷺ کی زندگی میں اتنے معجزات رونما ہوئے کہ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی مبارک کا ہر لمحہ معجزہ ہے۔ آپ کی ہر ہر بات، ہر ہر قول، ہر ہر عمل عظیم معجزہ ہے۔ حافظ محمد حسین حافظؔ نے اپنی لکھی ہوئی نعتوں میں آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر بہت ہی والہانہ انداز میں کیا ہے۔

کوئی دکھا دو میرے نبی ﷺ سا جس کا نہ کوئی سایہ ہو
بے سایہ آقا ہی میرا جگ میں یکتا ایسا ہے (ص29)

اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے' جو حضور اکرم ﷺ کے جسم پاک کا سایہ نہ ہونے کا تھا۔

زیارت مصطفیٰ ﷺ کی آرزو

چونکہ حافظؔ صاحب ایک عاشق رسول مقبول ﷺ ہیں۔ ہر عاشق کی طرح وہ بھی اپنے محبوب نبی ﷺ کی زیارت اور دیدار کے بہت شائق ہیں۔ وہ خواب میں حضور پر نور ﷺ کے جلوے کے دیدار کے آرزومند ہیں ان کے کلام میں اس آرزو کی جھلک ملاحظہ کیجیے۔

حسرت یہ میرے دل کی یارب کبھی مٹا دے
سرکار مصطفیٰ ﷺ کا جلوہ مجھے دکھا دے (ص106)

تصور شفاعت

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی ایک بہت بڑی عظمت' ان ﷺ کی شان شفاعت ہے۔ کسی کو اپنے اعمال اور نیکیوں پر بھروسہ نہیں ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کی بخشش اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت پر بھروسہ ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ کو شفیع امم کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ حافظ محمد حسین حافظؔ کو بھی اپنے اعمال پر نہیں اپنے آقا ﷺ کی شفاعت پر بھروسہ ہے' اس لیے وہ کہتے ہیں۔

گنہگار ہیں گر تو کیا غم ہے پیارے
ہمیں بخشوا لیں گے آقا ﷺ ہمارے (ص103)

کیفیات دل و نظر

عاشقانہ واردات میں دل و نظر کی کیفیات خاص مقام رکھتی ہیں۔ یہ غزل کا عمومی موضوع ہے' لیکن حافظ محمد حسین حافظؔ نے نبی اکرم ﷺ کی نعتوں میں بھی ان کیفیات کو بڑے اچھے طریقے سے پیش کیا ہے۔ جس سے نعت میں تغزل کا رنگ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ دیکھیے حافظؔ صاحب غزل کے موضوع کو کیسے نعت میں پیش کرتے ہیں۔

روضہ پاک کی چوم کے جالی پیاس بجھائی آنکھوں نے
لیکن دل یہ دید کا پیاسا ' آج بھی پیاسا ہے (ص26)

دلی کیفیات کے پیش کش کے بغیر نہ شعر شعر بنتا ہے اور نہ غزل غزل بنتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے بغیر نعت بھی نعت نہیں بنتی۔

زندگی کی زندگی کے اور ہی انداز ہوں
گر ٹھکانہ ہو مدینہ اس دل رنجور کا (ص47)

بارگاہ نبی ﷺ میں استغاثہ

استغاثہ کا لفظی مطلب ہے مدد طلب کرنا۔ اسلامی لغت میں اس سے مراد ہے کسی سے امداد کی درخواست کرنا۔ حافظؔ صاحب کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اللہ کے سب سے پیارے حبیب ہیں۔ جن کی رضا کا خیال اللہ تعالی بھی رکھتا ہے اور جن کی دعائیں کبھی رد نہیں ہو سکتیں، اسی لیے حافظؔ صاحب ذاتی مسائل ہوں یا کائناتی، سب کے حل کے لیے در مصطفی ﷺ کی طرف ہی دیکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرتے ہیں۔

میں بھی ہوں تیرے فقیروں میں فقیر بے نوا
مجھ کو بھی خیرات در سے بندہ پرور دیجئے (ص39)

آپ کے در پر جھکیں دونوں جہاں
آپ ہی ہیں والی کون و مکاں
مجھ کو بھی آقا سہارا دیجئے
میں اپاہج ، ناتواں و بے زباں (ص121)

بیان سیرت رسول ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ سے مراد زندگی گزارنے کا وہ رنگ ڈھنگ ہے جو حبیب ذات کبریا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمر بھر اختیار کیا۔ مسلمانوں کے لیے اللہ تعالی نے زندگی گزارنے کے لیے حضور ﷺ کی سیرت پاک کو اپنانے کا حکم بھی دیا ہے اور آپ کی سیرت پاک کو اہل ایمان کے لیے اسوۂ حسنہ بھی قرار دیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالی کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے نظریاتی لحاظ سے قرآن مجید کو بطور قانون اور آپ ﷺ کی سیرت پاک کو بطور اسوۂ حسنہ اپنانا، اہل ایمان کے حصے میں رکھا۔ حافظؔ صاحب جہاں، رسول اکرم ﷺ کے ظاہری حسن و جمال کا بڑے والہانہ انداز میں ذکر کرتے ہیں، وہاں وہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت پاک کا بیان بھی بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ کی سادگی، کم خوراکی، امت کیلئے بخشش کی دعائیں، عفو و کرم، جود و عطا وغیرہ آپ ﷺ کی صفات مبارکہ کو جگہ جگہ بیان کیا ہے۔

جو امت عاصی کے غم میں ہو رویا کبھی عمر ساری
نہ کھائیں کئی ایسا امت کا والی تو پھر بات کرنا
خدائی کا وارث غذا جو کی روٹی، چٹائی ہو بستر
دکھا دو شہنشہ کوئی ایسا عالی، تو پھر بات کرنا (ص40)
اک ہم ہی نہیں جو محبوب غفار کی باتیں کرتے ہیں

اغیار بھی میرے آقا کے کردار کی ، باتیں کرتے ہیں (ص62)

کچھ دشمنانِ اسلام یہ پروپیگنڈا پھیلاتے ہیں کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ یہ نظریہ حقیقت سے لاعلمی اور بد باطنی کے سوا کچھ نہیں۔ سچ یہ ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کے پیار سے پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ ابھی لڑکپن کی عمر میں تھے کہ سب اہل مکہ انھیں صادق اور امین کہہ کر بلاتے تھے۔ آپ ﷺ کی ایمانداری کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن بھی اپنی امانتیں صرف اس لیے آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے کہ انھیں ان امانتوں میں خیانت کا کوئی خوف نہیں ہوتا تھا۔ ہجرت کی رات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہی حکم دیا تھا کہ میرے پاس جن لوگوں کی امانتیں جمع ہیں وہ ان کو واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آنا' حالانکہ جن بظاہر خالی ہاتھوں کے ساتھ آپ مکہ سے ہجرت فرما رہے تھے اس وقت تو دنیاوی مال و دولت کی سخت ضرورت تھی۔ آپ نے اس حال میں بھی کسی کی امانت میں ذرہ بھر کمی بیشی نہ ہونے دی۔ وہ نبی جو جان کے دشمنوں کو بھی فتح مکہ کے موقع پر معافی کا مژدہ سنائے وہ تلوار سے کیسے تلوار سے تبلیغ کر سکتا ہے۔ یہ نکتہ حضور علیہ السلام کی سیرت پاک کا بے حد اہم نکتہ ہے۔ حافظ محمد حسین حافظؔ نے اس پیارے نکتے کو اپنے شعر میں یوں پیش کیا ہے۔

ہر حرف ہے حدیث کا گفتار مصطفیٰ ﷺ
قرآن کی ہیں سورتیں کردار مصطفیٰ ﷺ
جس نے جھکائیں گردنیں سارے جہان کی
خلق و خلوص ، پیار ہے تلوار مصطفیٰ ﷺ (ص34)

درود و سلام

حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا خاصا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ درود و سلام پیش کرنے سے جہاں فرمان خداوندی کی تعمیل ہوتی ہے وہاں یہ آدمی کے عشق رسول ﷺ کا زبردست مظہر بھی ہے۔ حافظؔ صاحب کے نعتیہ کلام میں ایسے بہت سے اشعار مل جاتے ہیں جن کا موضوع درود و سلام ہے۔

یارسول اللہ ترے در کے فقیروں کو سلام

تیری زلف عنبریں کے سب اسیروں کو سلام (ص137)

حافظ صاحب حضور ﷺ کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی نذرانۂ سلام پیش کرتے رہتے ہیں:

گنبد خضرا کے اندر آج ہیں جو ہمنشیں

یا حبیب اللہ ترے ان دو وزیروں کو سلام (ص137)

نبی اکرم ﷺ کے زندگی گزارنے کے طریقے کو اللہ تعالیٰ نے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ ظاہری و باطنی سب خوبیوں سے نوازے گئے تھے کوئی عیب کوئی برائی، کوئی کمی یا کوئی نقص آپ کی سیرت میں نہیں پایا جاتا۔ آپ کو لوگ آپ کے احوال ہی سے صادق اور امین کہتے تھے۔ اعلان نبوت کے بعد بھی آپ ﷺ پر کوئی اخلاقی اعتراض نہ لگایا جاسکا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن بھی آپ ﷺ کے اعلیٰ کردار کے دل سے قائل تھے۔

اک ہم ہی نہیں جو محبوب غفار کی باتیں کرتے ہیں

اغیار بھی میرے آقا کے کردار کی ، باتیں کرتے ہیں (ص62)

منقبت نگاری

کسی بزرگ کی شان میں کلام لکھنا منقبت ہے۔ مولوی نورالحسن نیر کے لفظوں میں:

''تعریف و توصیف، صفت و ثنا، اصطلاح شعرا میں اس تعریف سے مراد ہوتی ہے جو اہل بیت اور صحابہ کی شان میں ہو۔''(۱۷)

اہل بیت کرام اور صحابۂ عظام کے علاوہ اولیاء اکبار کی صفت و شان میں کہا گیا کلام بھی منقبت ہی کہلاتا ہے۔ پنجاب زبان میں نعتوں کے علاوہ مناقب کا بھی ایک بڑا ذخیرہ حافظ صاحب نے چھوڑا ہے۔ لیکن کتاب ''شہر مدینہ ایسا ہے'' میں بھی ان کی لکھی ہوئی کچھ منقبتیں موجود ہیں۔ حضرت سیدہ بی بی فاطمۃ الزہرا بتول رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں ایک پوری نظم موجود ہے۔

کیا کیا بتائوں عظمتیں زہرا بتول رضی اللہ عنہا کی

زوجہ علی رضہ اور ہیں بیٹی رسول ﷺ کی (ص123)

اس نظم میں حافظؔ صاحب کہتے ہیں کہ حضرت سیدہ پاک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک پھول ہیں۔ چونکہ ان کا جسم پاک رحمت ہی رحمت ہے۔ لہٰذا اس رحمت کی مہک پانے کے لیے جنت کی حوریں بھی حضرت سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے قدم مبارک چومتی ہیں دونوں جہانوں کی شاہی گویا ان کی لونڈی تھی لیکن انھوں نے فقر و غربت کی زندگی اختیار کی کیونکہ یہ ہی ان کے بابا جان ﷺ کا عمل تھا۔ اس نظم میں حضرت سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے بچوں کی کربلا میں شہادت کے حوالے سے بھی عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں اور حضرت سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے عظیم کردار کو بہت سراہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول اکرم ﷺ کی تربیت یافتہ تھیں۔

کیونکر نہ چومے پاؤں کو خلد بریں کی حور
ان کے بدن میں ہے مہک رحمت کے پھول کی
کربل میں جس کے لال رضی اللہ عنہ نے قربان کرکے لال
رکھی ہے لاج دین کے ہر اک اصول کی
زہرا بتول رضی اللہ عنہا نے سدا غربت پسند کی
شاہی نہ اس جہان کی ہر گز قبول کی (ص123)

اس نظم میں حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ، حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت بی بی صغریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت بی بی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں بھی نذر عقیدت پیش کی گئی ہے' اور بتایا گیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے کمال جیرت سے یزیدی ظلم و ستم کا سامنا کرکے دین اسلام کی آبیاری کی ہے اور باطل کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

نور بتول رضی اللہ عنہا و حیدر رضی اللہ عنہ جرأت پہ تیری صدقے
تو نے دیئے یزیدی سارے بجھا دیے ہیں (ص126)

اس نظم میں بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ کی جرأت و بہادری کا بھی بڑے شاندار الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔

کیا تیغوں کی چھاؤں مین جو سجدہ تو نے کربل میں

ترے اس ایک سجدے پر عبادت ناز کرتی ہے (ص128)

بعض نقادوں کی آراء

حافظ محمد حسین حافظؔ عہد حاضر کے ایک اہم نعت گو شاعر ہیں۔ انھوں نے عمر بھر ثناخوانی رسول مقبول ﷺ کا شرف حاصل کیا ہے۔ ان کی لکھی ہوئی نعتیں فکری لحاظ سے بہت باثروت ہیں کیونکہ وہ نعتیہ مضامین کو سیدھے سادے الفاظ اور سہل انداز و لہجہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ حضور پرنور ﷺ کے حسن پاک کی تعریف ہو یا آپ کی سیرت پاک کی توصیف۔ آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر ہو یا آپ ﷺ کے احسانات کا بیان۔ حافظؔ صاحب کا قلم روانی اور آسانی سے چلتا رہتا ہے۔

حافظؔ صاحب کی نعتوں میں ان کا عقیدہ اور ان کی عقیدت مل جل کر وحدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔

میں جب اپنی عقیدت سے کوئی بھی خیال لیتا ہوں
انھیں نعت محمد ﷺ میں ہمیشہ ڈھال لیتا ہوں (ص56)

حافظؔ صاحب نے عمر بھر شعر گوئی میں عوامی سطح اور عوامی جذبات کا خیال رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی شاعری عوام میں مقبولیت حاصل کر لیتی ہے۔ ریاض احمد قادری کا خیال:

"...حافظ محمد حسین حافظؔ عوامی جذبات عشق کی ترجمانی کرتے ہیں وہ عوام الناس کے جذبات، احساسات، خیالات، تصورات اور محسوسات کو الفاظ اور اشعار کا جامہ پہنا دیتے ہیں، اور سادہ اور عام فہم الفاظ میں بڑے سے بڑا مدعا بیان کر جاتے ہیں، جس کی بنا پر ان کی نعتیں بغیر کسی تاخیر کے مقبول عام ہو جاتی ہیں۔" (۱۸)

عوامی سطح اور عوامی جذبات کا خیال رکھنے کے باعث انھیں جو عوامی پذیرائی نصیب ہوئی، وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ بقول ریاض احمد قادری:

"ان کے نعت کو قبول عام کا شرف حاصل ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں مساجد میں پڑھی جانے والی نعتوں میں ہر دوسری نہیں تو تیسری نعت حافظ محمد حسین حافظؔ کی ہوتی ہے... نعت شریف کی عوامی پذیرائی کا شرف اور زبان زد خاص و عام ہونے کا اعزاز در محبوب کی خاص عطا ہے۔ جو ہر کسی کو نصیب نہیں..." (۱۹)

حافظؔ صاحب کی نعتوں کے موضوعات و مضامین اکثر و بیشتر روایت کا حصہ ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نعتیہ فکری روایت کے کامیاب امین

ہیں۔پروفیسر عظمت اللہ خاں کے نزدیک:

"حافظ محمد حسین حافظؔ کو ہم ایک لحاظ سے "کلاسک" نقطۂ نظر کا شاعر کہہ سکتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی فکر، روایتی سرمستی کے سمندر سے تعلق رکھتی ہے۔ان کی زمینیں عام حالت میں مستعمل کلیے کی امیں ہیں'جو ناخواندہ افراد بڑی سہولت کے ساتھ ورد زبان کر سکتے ہیں۔بعض اشعار میں حیران کن جدت بھی دیکھنے میں آتی ہے۔"(۲۰)

روایت کی پاسداری کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جدت افکار سے نابلد تھے۔ان کے ہاں روایت کیساتھ جدت کے رنگ بھی نظر آتے ہیں۔ڈاکٹر افضال احمد انورؔ نے اپنے ایک پنجابی مضمون میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ان کے نزدیک:

"حافظؔ صاحب دی شاعری روایت دی وی حامل اے' تے جدت وچ وی شامل اے۔حافظؔصاحب اپنی نعتیہ شاعری وچ صرف حضور ﷺ دے حسن و جمال'اپنے عشق صادق تے آپ ﷺ دے معجزیاں دا ذکر ای نئیں کردے' بلکہ جدید مسائل دا حل وی آپ ﷺ دی اتباع دے حوالے نال دسدے نیں۔مسلماناں نوں اتفاق، اتحاد تے اعلیٰ اخلاقی اقدار دا درس دیندے نیں۔اوہ اپنی نکی توں نکی حاجت توں لے کے وڈی توں وڈی خواہش وی دربار رسالت وچ پیش کردے نیں۔ایس لئی ایہہ کہیا جاسکدا اے کہ حافظؔصاحب دا کلام روایت تے جدت دے ملاپ نال خود اک انفرادی رنگ اختیار کر گیا اے۔"(۲۱)

مندرجہ شواہد سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ حافظ محمد حسین حافظؔ کی نعتیہ تصنیف "شہر مدینہ ایسا ہے" فکری اعتبار سے ایک وقیع کتاب قرار دی جاسکتی ہے۔ایک ایسی کتاب جس میں نعتیہ مضامین کی بہار قاری کے دل و دماغ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔اس میں انھوں نے حمد، نعت اور منقبت پیش کیے ہیں۔ان جملہ اصناف میں انھوں نے جہاں روایت سے جڑے ہوئے مضامین پیش کیے ہیں، وہاں جدید نقطہ نظر بھی پیش کیا ہے۔امت پر احسانات مصطفےٰ کا ذکر ہو یا حبیب ذات حق ک معجزات کا بیان ان کا قلم عشق و محبت کے موتی بکھیرتا چلا جاتا ہے۔

References

1. Matloob Aalam(Hafiz Sahib ky Sahbzady) sy lia gia interview, date 25 April, 2021 (Hafiz Sahib ky yeh farzand Arjmand apny walid ki kitaboon ko bari muhabat sy sanbhal kar rkhty hain. Hafiz sahib par tehqeeqi kaam karny waly tulba inhi sy istafadh karty haim)
2. Hafiz Muhammad Hussain Hafiz, Shehr Madina Aysa Hy, Lahore: Noria rizwia publication ,2000,pg,141
3. Abid,pd,186
4. Ibin Manzoor,Lisan-ul- Arab, Beroot, dar sadar, 1414, pg,152
5. Mulana Saad Hasin Khan: (mutrajam) Almunjd, Karachi: dar- ul- ishaat,vol-10, pg,102
6. Talha Rizwi bariq, Dr, Urdu ki Natia Shairi,Bahaar: (India) Danish Acadmi, 1974, pg, 5
7. Ifzaal Ahmad Anwar ,Dr professor, Urdu naat ka Haiti mutalia(Muqala Ph.D) gheer mutbua,Lahore: Punjab University,2007,pg, 9

8. Abid Ali Abid,sayyad, Asool intaqaad-e-adbiyaat,Lahore: Majlas tarqee-e-adab, 1996, pg,190
9. Waris sarhindi,ilmi urdu lughat, Lahore: ilmi kitaab khana, 1979,umood 2,pg, 1057
10. Kalam Khuda, Quran majeed, Kinzul Imaan, Ala Hazrat Mulana Ahmad Raza Khan Biralvi ,Kinzal Imaan,Lahore: Itfaaq publishers,s.n,…zeer al Jumma, Aaiat 1.
11. Hafiz Muhammad Hussain Hafiz, Shehr Madina Aysa Hy,abid,pg, 154
12. Muain-ul-waaz Alkashfi Alherwi,Maraj alnabuwat,vol:3rd,Lahore: Maktaba Nabvia,1978, pg, 570
13. Muhammad Ashraf Ali Thanwi,Mulana, Nashter Al- Tayyab, Saharan Pur: Kutan Khana Ashait ul aloom, 1978, pg,5
14. Kalam -e-Khuda, Surat ul Anbbia, Aaiat No, 107
15. Tarjma iz, Ahmad Raza Biralvi, Mulana,kinzul Imaan, zeer Aaiat Anbbia, 107
16. Ahmad Sayyad Molvi, Frahang Aasfia, Lahore: Sang-e-meel Publicashens, vol: 4, 1986,pg,371, Culam no 1
17. Noor-ul-Hassan,Nayyar, Molvi, Noor –ul-Lughat, Lahore: Sang-e-meel Publicashens,1989, pg, 1351
18. Hafiz Muhammad Hussain Hafiz, Shehr Madina Aysa (Mazmoon: Tahajad saitoon ky naat goo shair) pg, 13
19. Abid ,pg, 13
20. Abid , pg, 8
21. Ifzaal Ahmad Anwar, Mazmoon, Mashmola, Majjlah, likhari,larri no, 28-29, bamutabiq, April 1985,pg,327